

طلاق

کے آسان مسائل

مؤلف: مفتی محمد قاسم عطاری

پیشکش

مجلس المدینة العلمیة (دعوت اسلامی)

(شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب : طلاق کے آسان مسائل

مؤلف : مفتی محمد قاسم عطاری

سن طباعت : ۲۰۰۳ء

نئی طباعت : رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

بمطابق جون 2011ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران

پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311
- لاہور : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679
- سردار آباد : (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625
- کشمیر : چوک شہیداں، میرپور فون: 058274-37212
- حیدر آباد : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122
- ملتان : نزد پٹیل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- راولپنڈی : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765
- خان پور : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون: 068-5571686
- نواب شاہ : چکر بازار، نزد MCB فون: 0244-4362145
- سکھر : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون: 071-5619195
- گوہرانوالہ : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون: 055-4225653
- پشاور : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر فون: 055-4225653

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ (تخریج شدہ) کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المدینة العلمیة

از شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى إِحْسَانِهِ وَبِفَضْلِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمم رکھتی ہے، ان تمام امور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینة العلمیة“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام کثرُہم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

- | | |
|--------------------------|--------------------|
| ﴿1﴾ شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت | ﴿2﴾ شعبہ درسی کتب |
| ﴿3﴾ شعبہ اصلاحی کتب | ﴿4﴾ شعبہ تراجم کتب |
| ﴿5﴾ شعبہ تفتیش کتب | ﴿6﴾ شعبہ تخریج |

”المدینة العلمیة“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت،

عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملت، حامی سنت، ماحی

بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعیت خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ
القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصر حاضر
کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الوسع سہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی
بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں
اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو
بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدينة العلمية“ کو
دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیور
اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبد خضرا
شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

مقدمہ

دین اسلام کامل و اکمل ضابطہ حیات ہے۔ ہمارے معاشرتی و انفرادی ارتقاء کا مدار قانونِ اسلامی پر عمل میں ہے۔ زندگی کے ہر شعبے سے متعلق رہنما اصول موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا۔ (المائدة: ۳)

ترجمہ کنز الایمان: ”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔“

دین اسلام نے دیگر شعبہ ہائے زندگی کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ فرد کی شخصی تعمیر پر زور دیا ہے تاکہ انسان کی نجی، خاندانی اور تمدنی معاشرت ہر قسم کے سقم سے محفوظ رہے۔ قوانین و احکام شریعت کو نافذ کرنے کیلئے سرکارِ دو جہاں علیہ الطیب التحیۃ و اجمل الثناء کی حیاتِ مقدسہ کا اسوہ و نمونہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔

اسلام نے فرد کا احترام کیا اسے اپنی مرضی سے پروان چڑھنے اور آزادانہ زندگی گزارنے کی اجازت دی مگر کچھ حدود مقرر فرما دیں۔ معاشرتی ارتقاء انفرادی و شخصی تعمیر میں مضمر ہے اور یہ اصول کسی ذی فہم و فراست سے پوشیدہ نہیں کہ فرد ہی سے معاشرہ تکمیل پاتا ہے۔ معاشرے کے افراد باہم متعلق ہوتے ہیں اور ان کے اس تعلق کو مختلف

انواع کے اعتبار سے مختلف نام دیئے جاتے ہیں اور اس سلسلے میں اہم ترین تعلق زوجین کا بھی ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ یہی رشتہ قوموں میں باہم تعلق کا سبب بنا اور بن رہا ہے۔

اسلام کا منشاء یہ ہے کہ جو افراد معاشرہ باہم ازدواجی رشتہ سے منسلک ہو جائیں ان کے تعلق نکاح کو قائم رکھنے کی حتی المقدور کوشش کی جائے اور ان کی باہمی معاشرت ایسی ہو کہ جس سے انسانی معاشرے کا قصر رفیع تعمیر ہو۔ اللہ جل مجدہ الکریم فرماتا ہے: ”هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ أَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ“ (البقرة/۱۸۷) ترجمہ کنز الایمان: ”وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس“۔

جس طرح لباس پردہ ہے عیوب کو چھپاتا ہے، زینت ہے حسن و جمال کو نکھارتا ہے۔ راحت ہے سردی و گرمی سے بچاتا ہے بعینہ، میاں بیوی ایک دوسرے کیلئے پردہ، زینت اور راحت ہوں اور یوں ملت اسلامیہ کا ہر گھر جنت نظیر بن جائے۔ اسکے برعکس اگر عدم موافقت و مخالفت کی کیفیت پیدا ہو جائے یا باہمی منافرت جنم لے تو ارباب حل و عقد اس اختلاف و عدم اتفاق کی بیخ کنی کی بھرپور سعی کریں۔ اور انہیں ذہنی طور پر یکجا کریں کیونکہ ذہنی ہم آہنگی نہ ہونے کی وجہ سے ابتداء عدم موافقت اور پھر باہمی منافرت و تنازعات کی کیفیت ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ پاکیزہ رشتہ قائم رکھنا مشکل بلکہ بعض اوقات ناممکن ہو جاتا ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ یہ رشتہ ازدواج قائم رہے لیکن جب قوی اندیشہ ہو کہ عدم موافقت کی وجہ سے وہ باہم حدود اللہ قائم نہ رکھ سکیں گے اور نکاح کے فوائد و ثمرات فوت ہو جائیں گے تو اسلام نے طلاق اور اسکے متعلقات کا

ایک ایسا مربوط نظام عطا فرمایا ہے کہ جس کے اپنے اصول و ضوابط ہیں، ان میں بھی انسان کی فوز و فلاح پوشیدہ ہے مگر افسوس عوام الناس، اپنی لاعلمی و جہالت کی وجہ سے اس نظام کے چشمہ صافی سے سیراب ہونے سے محروم ہیں۔ طلاق کے ہتھیار کو بے دریغ استعمال کرنے کی وجہ سے معاشرے کا امن و سکون اور اعلیٰ اقدار رو بہ زوال ہیں۔ معاشرتی زندگی میں سخت بے چینی و اضطراب ہے۔ دلخراش اور جذبات کو لہولہا کرنے والے بیسیوں واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر دل کانپ اٹھتا ہے اور روح پر غم و اندوہ چھا جاتا ہے۔ ضرورت ہے کہ مسائل طلاق کو عام فہم انداز میں عوام الناس میں پیش کیا جائے۔

الحمد للہ! اس معاشرتی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے رب کائنات عز و جل کے کرم اور محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل برادر محترم مفتی محمد قاسم قادری صاحب نے، اللہ تعالیٰ ان کے علوم اور فیوض و برکات میں اضافہ فرمائے، مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کے اس نظام کو متعارف کروانے کیلئے یہ کتاب تالیف فرمائی جو کہ آسان، عام فہم اور انتہائی سلیس انداز میں ہونے کے باوجود ربط و روانی، فقہی گہرائی و گہرائی اور جامعیت کو اپنے جلو میں لئے ہوئے ہے۔

ان شاء اللہ عز و جل اس کتاب پر عمل کرنے سے طلاق کے غلط استعمال کی وجہ سے معاشرے میں نفرت و عداوت کا جو رستا ہوا ناسور قلق اور افتراق کے جراثیم پھیلا رہا ہے اس کیلئے مرہم کا کام دے گی۔

دعا ہے کہ اللہ و رسول ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں یہ کتاب مقبول ہو اور

مسلمانوں کیلئے مفید ہو۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد نعیم العطاری المدنی

۹ جمادی الاول ۱۴۲۴ھ بمطابق ۸ جولائی ۲۰۰۳ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال نمبر ۱:- ایک شادی شدہ آدمی کو طلاق کے مسائل سیکھنا ضروری ہیں یا نہیں؟

جواب:- ہر شخص کو ان مسائل کا سیکھنا ضروری ہے جس کی اُسے موجودہ وقت میں ضرورت اور جن چیزوں کے ساتھ اس کا تعلق ہے مثلاً نمازی کے لئے نماز کے فرائض، واجبات اور نماز کو فاسد یا ناقص کرنے والی چیزوں کا سیکھنا ضروری ہے۔

یونہی روزہ رکھنے والے کے لئے روزہ کو توڑنے والی چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔

تجارت کرنے والے کے لئے خرید و فروخت کے مسائل جاننا ضروری ہے۔ عورتوں کے لئے حیض و نفاس اور شوہر کے حقوق کے متعلق مسائل جاننا ضروری ہے۔ اور شوہر کے لئے بیوی کے حقوق اور مخصوص ایام میں اس کے قریب جانے کے مسائل سیکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح طلاق کے مسائل ہیں۔ کہ جب تک طلاق کا موقع نہیں آیا تب تک طلاق کے مسائل سیکھنا ضروری نہیں لیکن جب طلاق کا ارادہ ہو اس وقت ضروری ہے کہ طلاق کے مسائل سیکھے کہ طلاق کس طرح دے؟ کن حالات میں طلاق دینا جائز ہے؟ کتنی طلاقیں دینا جائز ہیں؟ طلاق کے اور مسائل کیا ہیں؟ وغیرہ لہذا جو شخص بھی طلاق کا ارادہ کرے تو اس وقت اُسے طلاق کے مسائل جاننا ضروری ہیں۔ اور اس سے پہلے مستحب ہیں کہ موجودہ حاجت سے زائد مسائل کا سیکھنا مستحب ہے۔ (خلاصہ از فتاویٰ رضویہ قدیم جلد دہم، ص ۱۰۷ ص ۱۶)

سوال نمبر ۲:- کیا بلاوجہ عورت کو طلاق دینا جائز ہے؟

جواب:- بلا ضرورت عورت کو طلاق دینا جائز نہیں آج کل معمولی معمولی باتوں پر عورت کو طلاق دے دیتے ہیں اور بعد میں علمائے کرام کے پاس جا کر روتے ہیں۔ پہلے ہی سوچ سمجھ کر ایسا نازک فیصلہ کرنا چاہیے۔ ابو داؤد شریف میں حدیث پاک ہے ”اللہ عز وجل کی بارگاہ میں سب سے ناپسندیدہ حلال کام طلاق دینا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۲۸۳) امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے فتاویٰ رضویہ جلد ۵ کتاب الطلاق کے صفحہ نمبر ۱ پر اور صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے فتاویٰ امجدیہ ۱۶۴/۲ پر بلا ضرورت طلاق دینے کو ممنوع و گناہ قرار دیا ہے۔

سوال نمبر ۳:- کیا عورت کے لئے طلاق کا مطالبہ کرنا جائز ہے؟

جواب:- اگر زوج و زوجہ میں نا اتفاقی رہتی ہے اور یہ اندیشہ ہو کہ احکام شرعیہ کی پابندی نہ کر سکیں گے۔ تو عورت شوہر کے ساتھ خلع کر کے طلاق لے سکتی ہے لیکن شوہر کی طرف سے کسی قسم کی اذیت کے بغیر عورت کا اس سے طلاق کا مطالبہ حرام ہے چنانچہ حدیث مبارک میں ہے۔ ”جس عورت نے اپنے شوہر سے بغیر شدید ضرورت کے طلاق کا مطالبہ کیا اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۲۸۳) آج کل عورتیں اعلیٰ قسم کا کھانا نہ ملنے پر، میک اپ کا سامان نہ ملنے پر، رشتے داروں کے ہاں جانے کی اجازت نہ ملنے پر، مشترکہ گھر میں جدا کمرہ ملنے کے باوجود علیحدہ گھر کا مطالبہ پورا نہ ہونے پر اور اسی قسم کی دیگر معمولی معمولی باتوں پر طلاق کا

مطالبہ کرتی ہیں یہ ناجائز و گناہ ہے اور ایسی عورتیں مذکورہ بالا وعید کی مستحق ہیں۔ اور ایسے ہی وہ ماں باپ اور بہن بھائی اور دیگر رشتے دار جو عورت کو مذکورہ وجوہات کی بنا پر طلاق لینے پر ابھارتے ہیں اور شوہر کو دھمکاتے اور اس سے طلاق کا مطالبہ کرتے ہیں اور عورت کو جبراً گھر (میکے) میں بٹھا لیتے ہیں وہ سب بھی اس گناہ اور وعید میں شریک ہیں۔ اور بعض احادیث میں بلا وجہ طلاق کا مطالبہ کرنے والی عورتوں کو منافقہ قرار دیا ہے۔

سوال نمبر ۴:- کیا عورت بذاتِ خود کورٹ سے طلاق لے سکتی ہے؟

جواب:- طلاق کا اختیار شریعت نے مرد کو دیا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا طلاق نہیں دے سکتا۔ آیت مبارکہ ہے الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ (البقرة ۲۳۷) ”ترجمہ کنز الایمان: وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے“ اور حدیث مبارکہ ہے ”الطَّلَاقُ لِمَنْ أَخَذَ بِالسَّاقِ“ ”طلاق کا مالک وہی ہے جو عورت سے جماع کرے“۔ لہذا اگر کورٹ نے شوہر کے طلاق دیئے بغیر یک طرفہ عورت کے حق میں فیصلہ کر کے طلاق دیدی تو اسے طلاق نہ ہوگی اور اس عورت کا دوسرا جگہ نکاح کرنا حرام و زنا ہے۔

سوال نمبر ۵:- عورت کو کن حالات میں طلاق دینا گناہ نہیں؟

جواب:- عورت شوہر کو یا شوہر کے دیگر رشتے داروں کو تکلیف پہنچاتی ہے یا نماز نہیں پڑھتی ہے یا عورت بے حیا و زانیہ ہے تو ایسی صورت میں شوہر کے لئے طلاق دینا جائز ہے اور بعض صورتوں میں تو طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد ہے، یا بھڑا

ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ وہ جماع پر قادر نہیں۔ اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو ان صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے جبکہ عورت ساتھ رہنے پر راضی نہ ہو۔

سوال نمبر ۶:- اگر طلاق غصے میں دی جائے تو واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب:- اگر غصہ اس حد کا ہو کہ عقل جاتی ہے یعنی آدمی کی حالت پاگلوں والی ہو جائے ایسی حالت میں دی ہوئی طلاق نہ ہوگی۔ لیکن ایسی حالت ہزاروں کیا لاکھوں میں کسی ایک کی ہوتی ہوگی اکثر یوں نہیں ہوتا بلکہ غصے کی آخری حالت یہی ہوتی ہے کہ رگیں پھول جائیں، اعضاء کا پھٹنے لگیں، چہرہ سرخ ہو جائے اور الفاظ کپکپائیں۔ ایسی حالت میں یا اس سے کم غصے میں طلاق دی تو واقع ہو جائے گی۔ اور آجکل یہی صورت حال ہوتی ہے۔ بعد میں کہتے ہیں۔ جناب! ہم نے تو غصے میں طلاق دی تھی۔ ایسے حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہ طلاق عموماً غصے میں ہی دی جاتی ہے خوشی اور پیار محبت کے دوران تو شاید ہی کوئی طلاق دیتا ہو لہذا یہ عذر درست نہیں۔

سوال نمبر ۷:- اگر طلاق کے وقت عورت موجود نہ ہو تو طلاق ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب:- طلاق کے لئے بیوی کا وہاں موجود ہونا ضروری نہیں۔ شوہر بیوی کے سامنے طلاق دے یا دیگر رشتے داروں کے سامنے یا دوستوں کے سامنے یا بالکل تنہائی میں ہر حال میں اگر شوہر نے اتنی آواز سے الفاظ طلاق کہے کہ اس کے کانوں نے سن لیے یا کانوں نے شور و غیرہ کی وجہ سے سنے تو نہیں لیکن آواز اتنی تھی کہ اگر

آہستہ سننے کا مرض یا شور وغیرہ نہ ہوتا تو کان سن لیتے ایسی صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔ کسی دوسرے شخص کا موجود ہونا یا بیوی یا کسی دوسرے کا طلاق کے الفاظ سننا کوئی ضروری نہیں۔

سوال نمبر ۸:- اگر دوستوں سے یا بیوی سے مذاق کرتے ہوئے بیوی کو طلاق دیدی تو ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب:- طلاق کا معاملہ ایسا ہے کہ مذاق میں دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ حدیث مبارک ہے۔ ”تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی ہے (یعنی مذاق میں بھی وہی حکم ہے جو سنجیدگی میں ہے) نکاح، طلاق اور (طلاق کے بعد) رجوع کرنا۔“ (مشکوٰۃ ص ۲۸۴)

لہذا اگر کسی نے اپنی حقیقی بیوی کو مذاق یا ظلم یا ڈرامے میں طلاق دی تو بھی طلاق ہو جائے گی۔

سوال نمبر ۹:- اگر کسی آدمی کو قتل وغیرہ کی دھمکی دے کر طلاق دینے پر مجبور کیا گیا اور دھمکی دینے والا اس دھمکی کو عملی جامہ پہنانے پر قادر بھی ہو اور اس نے طلاق دیدی تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب:- اس مسئلے کی چند صورتیں ہیں (۱) اگر مجبور کرنے پر زبانی طلاق دی تو واقع ہو جائے گی۔ (۲) اگر مجبور کرنے پر تحریری طلاق دی یا طلاق کے پرچے پر دستخط کر دیے اور دل میں بھی طلاق کی نیت کر لی تو طلاق ہوگئی۔ (۳) اگر مجبور کرنے پر تحریری طلاق دی اور زبان سے کچھ نہ کہا اور نہ ہی دل میں نیت کی تو طلاق نہ ہوگی۔

سوال نمبر ۱۰:- اگر طلاق کے وقت عورت لینے سے انکار کر دے یا طلاق کا پرچہ پھاڑ دے یا عورت کا باپ یا بھائی طلاق کا پرچہ پھاڑ دے تو طلاق ہوگی یا نہیں؟

جواب:- طلاق کے لئے عورت کا قبول کرنا ضروری نہیں۔ شوہر نے جب طلاق کے الفاظ زبان سے ادا کر دیئے تو طلاق واقع ہوگئی۔ عورت یا اس کے گھر والے قبول کریں یا نہ کریں۔ یہی حال پرچہ پھاڑنے کا ہے البتہ اسی میں مزید صورتیں بھی ہیں۔ جن کو تحریری طلاق میں بیان کریں گے۔

سوال نمبر ۱۱:- اگر طلاق کے وقت عورت کو حیض یا حمل ہو تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب:- حیض اور حمل دونوں حالتوں میں طلاق ہو جاتی ہے البتہ حیض کی حالت میں طلاق دینا گناہ ہے اور اگر ایک یا دو طلاقیں رجعی دی ہوں تو رجوع کرنا واجب ہے۔ چنانچہ حدیث مبارک میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی تو نبی کریم ﷺ نے انہیں طلاق سے رجوع کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ رجوع کر کے پھر طہر یعنی پاکی کے دن گزر جائیں۔ پھر حیض کے دن آئیں پھر جو دن پاکی کے آئیں ان میں طلاق دے (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ ص ۲۸۳) لہذا جو شخص حیض کی حالت میں عورت کو ایک یا دو طلاقیں دے تو اس پر لازم ہے کہ رجوع کرے کہ اس حالت میں طلاق دینا گناہ تھا اگر طلاق دینی ہے تو اس حیض کے بعد پاکی کے دن گزر جائیں پھر حیض آ کر پاک ہو تو اب طلاق دے یہ حکم اس وقت ہے کہ جماع سے رجعت کی ہو اور اگر قول یا بوسہ لینے یا چھونے سے رجعت کی ہو تو اس حیض کے بعد جو طہر ہے اس میں بھی

طلاق دے سکتا ہے اس کے بعد دوسرے طہر (پاکی کے دنوں) کے انتظار کی حاجت نہیں۔

اور جہاں تک حمل میں طلاق دینے کا تعلق ہے تو اس صورت میں طلاق واقع بھی ہو جاتی ہے اور اس میں کچھ گناہ بھی نہیں۔ صرف دوسری صورتوں کی نسبت یہ فرق آتا ہے کہ عدت بچہ جننے تک ہو جاتی ہے۔ خواہ ایک دن بعد جنے یا ۹ مہینے بعد۔

سوال نمبر ۱۲:- اگر نشہ یا نیند میں طلاق دی تو واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب:- اگر کسی نے نشہ پی کر طلاق دی تو ہو جائے گی۔ نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ یا افیون یا چرس یا کسی اور چیز سے۔ بہر صورت طلاق ہو جائے گی۔ البتہ اگر کسی نے اُسے مجبور کر کے یعنی قتل یا عضو کاٹ دینے کی دھمکی یا دھوکے سے نشہ پلا دیا یا حالت اضطراب میں مثلاً پیاس سے مر رہا تھا اور کوئی حلال شے پینے کو نہ تھی تو ایسی حالت میں شراب وغیرہ نشہ کی چیز پی اور اس کے نشہ میں طلاق دی تو واقع نہ ہوگی اور نیند میں دی جانے والی طلاق بھی واقع نہ ہوگی۔

سوال نمبر ۱۳:- اگر محض ڈرانے، دھمکانے کی نیت سے طلاق دی تو واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب:- طلاق دینے میں طلاق کی نیت کرنا ضروری نہیں۔ زبان سے طلاق کے الفاظ ادا ہو گئے تو طلاق ہو جائے گی۔ خواہ سنجیدگی سے ہو یا مذاق سے یا ڈرانے دھمکانے کی نیت سے حتیٰ کہ اگر زبان سے کوئی اور لفظ کہنا چاہتا ہو اور طلاق کے

الفاظ نکل جائیں یا لفظ طلاق بولا مگر اُس کے معنی نہیں جانتا یا بھول کر یا غفلت میں طلاق دی ہر صورت میں طلاق ہو جائے گی۔ لہذا عام طور پر لوگ جو عذر پیش کرتے ہیں کہ ہماری نیت طلاق کی نہیں تھی بلکہ صرف ذرا نا مقصود تھا اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

سوال نمبر ۱۴:- اگر کوئی نابالغ یا پاگل طلاق دیدے یا لڑکی نابالغ یا پاگل ہو تو اس صورت میں طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب:- نابالغ اور پاگل نہ خود طلاق دے سکتے ہیں اور نہ ہی ان کی طرف سے ان کے ولی (سرپرست) دے سکتے ہیں اور یہ طلاق واقع بھی نہ ہوگی کیونکہ طلاق کے لئے شوہر کا عاقل، بالغ ہونا شرط ہے البتہ اگر لڑکی نابالغ یا پاگل ہے لیکن طلاق دینے والا عاقل و بالغ ہے تو طلاق ہو جائے گی۔ نابالغ لڑکے کا باپ جس طرح اپنے بیٹے کا نکاح کر سکتا اس طرح طلاق نہیں دے سکتا۔

سوال نمبر ۱۵:- اگر طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا تو طلاق کب واقع ہوگی؟

جواب:- اگر طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا مثلاً شوہر نے بیوی سے کہا اگر تو فلاں رشتے دار کے گھر گئی تو تجھے طلاق ہے ایسی صورت میں اگر عورت اُس رشتے دار کے گھر گئی تو طلاق پڑ جائے گی لیکن طلاق اتنی ہی پڑے گی جتنی اس نے کہیں مثلاً مذکورہ مثال کی صورت میں اُس رشتے دار کے گھر جانے سے ایک طلاق رجعی پڑ جاتی ہے اور اگر دو یا تین کو معلق کرتا تو اتنی طلاقیں ہی پڑتیں جتنی اس نے کہی تھیں۔

سوال نمبر ۱۶:- اگر کوئی غصے میں اپنی بیوی کو والدین یا کسی اور عزیز کے ہاں جانے سے منع کر دے اور کہے اگر فلاں کے گھر گئی تو تجھے تین طلاق۔ لیکن بعد میں اس پر

پچھتائے اور والدین سے ملنے کی اجازت بھی دینا چاہیے تو کیا کرے جس سے عورت والدین کے گھر جا بھی سکے اور تین طلاق بھی نہ ہوں؟

جواب:- شوہر کو چاہیے کہ عورت کو ایک طلاق دیدے پھر عدت گزرنے کے بعد عورت والدین وغیرہ کے گھر جائے پھر شوہر اس سے نئے سرے سے نکاح کر لے اب اگر عورت اس سابقہ ممنوعہ گھر جائے گی تو کوئی طلاق نہ ہوگی۔ لیکن یہ طریقہ اسی وقت کارآمد ہے۔ جب شوہر پہلے زندگی میں دو طلاقیں نہ دے چکا ہو اگر پہلے دو طلاقیں دے چکا تھا تو اب ہرگز طلاق نہ دے کہ اس صورت میں تیسری طلاق بھی واقع ہو جائے گی۔ تو جس شے سے چھٹکارے کا ارادہ تھا اُسی میں پھنس جائے گا۔ اور تین طلاق کی صورت میں حلالہ کے بغیر رجوع نہ ہو سکے گا۔ (بہار شریعت ۴۴/۸)

سوال نمبر ۱:- کیا طلاق کے علاوہ بھی کوئی صورت ہے جس سے عورت نکاح سے نکل جاتی ہے؟

جواب:- شوہر کے وفات پانے سے عورت کا نکاح سے نکل جانا تو واضح ہے البتہ اگر معاذ اللہ شوہر مرتد یعنی کافر ہو جائے تو بھی نکاح ختم ہو جاتا ہے اور عورت عدت گزار کر جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ آجکل یہ صورت بھی مشاہدے میں آئی ہے کہ لوگ قرآن مجید یا کسی شرعی مسئلے کو جانتے ہوئے بُرا کہہ دیتے ہیں یا دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں پر مطلع ہو کر اور ان پر شرعی حکم کفر جان کر بھی ان عبارتوں کے قائلین کو مسلمان کہتے ہیں یا کم از کم کافر ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ ایسی صورت

میں بھی نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور عورت عدت گزار کر جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ جن دیوبندیوں کو کافر جاننا ضروری ہے وہ وہی ہیں جنہوں نے کفریہ عبارتیں کہیں مثلاً اشرف علی تھانوی وغیرہ اور وہ لوگ کافر ہیں جو ان عبارتوں پر مطلع ہو کر بھی انہیں مسلمان جانتے ہیں۔ آجکل کے وہ دیوبندی جن کو عقائد کا پتہ ہی نہیں انہیں کافر نہیں کہیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۶، بہار شریعت ۷/۸۳)

سوال نمبر ۱۸:- طلاق کے لئے کون سا لفظ بولا جائے؟

جواب:- طلاق کے لئے ہمیشہ ایک طلاق کا لفظ بولنا چاہیے۔ تین طلاقیں یکبارگی ہرگز نہ دیں۔ لہذا طلاق دینی ہو تو یہ لفظ کہیں ”میں نے تجھے طلاق دی“ یا کہے ”میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی“ یا بیوی کا نام مثلاً ہندہ ہے تو کہے ”میں نے ہندہ کو طلاق دی“ تین طلاق کا لفظ ہرگز نہ کہیں۔

سوال نمبر ۱۹:- وہ کونسی طلاق ہے جس کے بعد رجوع ہو سکتا ہے؟

جواب:- اگر بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو شوہر رجوع کر سکتا ہے لیکن اس کی صورت یہی ہے کہ شوہر نے بیوی کو ایک یا دو طلاقیں رجعی دی ہوں۔ مثلاً یوں کہا تھا میں نے تجھے طلاق دی یا یوں کہا تھا ”میں نے تجھے دو طلاقیں دیں“ یا ایک طلاق پہلے کبھی زندگی میں دی تھی اور ایک طلاق اب دی تو یہ دوسری طلاق ہوئی اب بھی رجوع ہو سکتا ہے۔ (شامی ۵/۲۳)

سوال نمبر ۲۰:- رجوع کا کیا مطلب ہے اور اس کا کیا طریقہ ہے؟ اور اس میں عورت کا راضی ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب:- رجوع یا رجعت کا مطلب یہ ہے کہ جس عورت کو طلاقِ رجعی یعنی ایک یا دو طلاقیں دیں عدت کے اندر اسے اُسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔ رجعت کا طریقہ یہ ہے کہ دو عادل گواہوں کے سامنے کہے۔ ”میں نے اپنی بیوی سے رجوع کیا یا میں نے اُسے واپس لیا یا روک لیا“ اگر گواہوں کے سامنے نہ ہو تو بھی رجوع ہو جاتا ہے۔ رجوع کا دوسرا طریقہ یہ ہے۔ مرد بیوی سے جماع کر لے یا شہوت کے ساتھ بوسہ لے یا شہوت سے بدن کو چھو لے وغیرہا۔

رجوع میں عورت کا راضی ہونا ضروری نہیں اگرچہ وہ انکار بھی کرے تب بھی شوہر کے رجوع کر لینے سے رجوع ہو جائے گا۔

سوال نمبر ۲۱:- وہ کون سی طلاق ہے جس کے بعد دوبارہ نکاح کی ضرورت ہوتی ہے؟

جواب:- ایسی طلاق کو طلاقِ بائن کہتے ہیں۔ مثلاً شوہر صریح الفاظِ طلاق نہ کہے بلکہ یوں کہے تو مجھ پر حرام ہے یا طلاق کی نیت سے کہے ”میں نے تجھے آزاد کیا یا نکل یا چل یا جایا دفع ہو یا شکل گم کر یا اور شوہر تلاش کر یا چلتی نظر آیا بستر اٹھا“ وغیرہا کے الفاظ کہے یا طلاق کے الفاظ ہی یوں کہے ”تجھے سب سے گندی طلاق یا سب سے سخت طلاق“ اس قسم کے الفاظ کہے تو اس صورت میں طلاقِ بائن واقع ہوگی اور اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر اور عدت کے بعد دونوں صورتوں میں اگر مرد و عورت دونوں نکاح کر لیں تو رجوع ہو جائے گا۔ اس میں حلالہ کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس صورت میں عورت سے نکاح کے لئے اس کی اجازت و رضا مندی ضروری ہے اگر

وہ راضی نہ ہو تو نکاح نہیں ہو سکتا۔ یونہی اگر عورت کو ایک یا دو طلاقیں رجعی دی تھیں اور شوہر نے عدت میں رجوع نہ کیا حتیٰ کہ عدت گزر گئی تو اب نئے سرے سے نکاح کرنا پڑے گا۔ تب رجوع ہوگا اور ایسی صورت میں عورت کی رضا مندی ضروری ہے۔ اگر وہ راضی نہیں تو شوہر تہار رجوع نہیں کر سکتا۔ (رد المحتار ۵/۴۰)

سوال نمبر ۲۲:- شوہر اگر عورت سے رجوع کرے تو اب اُسے کتنی طلاقیں کا حق حاصل ہوگا؟

جواب:- اگر شوہر نے ایک طلاق کے بعد رجوع کیا تو دو طلاقیں کا اختیار ہے اور اگر دو طلاقیں کے بعد رجوع کیا تو ایک طلاق کا اختیار ہے۔ یعنی زندگی میں اُسے تین طلاقیں کا اختیار ہے اگر ایک طلاق چالیس سال پہلے بھی دی تو وہ بالکل ختم نہ ہو جائے گی دوبارہ اگر طلاق دی تو وہ دوسری شمار کی جائے گی پھر اگر چہ ستر سال بعد طلاق دے وہ تیسری شمار کی جائے گی اور وہ عورت اس مرد پر حرام ہو جائے گی۔ البتہ اگر بالفرض ایک یا دو طلاقیں کے بعد عورت نے کسی اور مرد سے شادی کر لی پھر اُس مرد نے بھی جماع کے بعد طلاق دیدی تو اب اگر وہ عورت پہلے شوہر سے نکاح کرے تو اُسے نئے سرے سے تین طلاقیں کا اختیار حاصل ہو جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ و شامی و عالمگیری)

سوال نمبر ۲۳:- جس عورت کی ابھی رخصتی نہیں ہوئی اُسے طلاق دی تو کیا حکم ہے؟

جواب:- جس عورت کی رخصتی نہیں ہوئی یعنی اس کے ساتھ ایسی تنہائی میسر نہ ہوئی کہ جس میں وہ اس سے جماع کر سکے اگر اس سے پہلے طلاق دی تو واقع ہو جائے

گی البتہ جس عورت سے خلوت ہو چکی اُس میں اور اس غیر مدخولہ (جس سے خلوت نہ ہوئی) میں یہ فرق ہے۔ کہ غیر مدخولہ کو اگر اکٹھی تین طلاقیں دیں تو تینوں واقع ہو جائیں گی یعنی یوں کہا ”تجھے تین طلاق“ اور اگر کہا تجھے دو طلاق تو دو واقع ہوں گی۔ اور اگر ایسی عورت کو یوں طلاقیں دیں تجھے طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے یا تجھے طلاق، طلاق، طلاق یا کہ تجھے طلاق ہے ایک اور ایک اور ایک (تین مرتبہ) یعنی ایسی تمام صورتیں جن میں طلاق کے الفاظ کی صرف تکرار کرے تین طلاقیں نہ کہے تو صرف ایک طلاق واقع ہوگی اور باقی لغو قرار دی جائیں گی۔ اور خلوت و تنہائی سے پہلے طلاق دینے کی صورت میں مقرر کردہ مہر کا نصف دیا جائے گا مثلاً دس ہزار روپے مقرر ہوا تو پانچ ہزار دیا جائے گا۔ اور اگر مقرر ہی نہ کیا گیا تھا۔ تو ایک جوڑا دینا واجب ہے۔ اگر میاں بیوی دونوں مالدار ہوں تو جوڑا اعلیٰ درجے کا اور اگر دونوں محتاج ہوں تو جوڑا معمولی قسم کا اور اگر ایک مالدار اور دوسرا محتاج ہو تو درمیانے درجے کا جوڑا دینا واجب ہے۔

سوال نمبر ۲۳:- وہ کون سی طلاق ہے جس کے بعد حلالہ کے سوا چارہ نہیں؟
جواب:- اگر شوہر نے بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو بغیر حلالہ کے چارہ نہیں۔ خواہ یکبارگی تین طلاقیں دیں یا جدا جدا کر کے۔ ہر صورت میں اب بغیر حلالہ کے کوئی صورت دوبارہ نکاح میں آنے کی نہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ مَّ بَعْدِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ۔ ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر (شوہر نے) تیسری طلاق اسے (عورت کو) دی تو اب وہ عورت اسے (پہلے شوہر

کیلئے) حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔ (البقرة ۲۳۰)
 اور یہی بات بخاری و مسلم اور دیگر کتب احادیث میں نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے
 ایک صحابی حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی سے فرمائی۔

سوال نمبر ۲۵:- خواہ مخواہ حلالہ کروانا کیسا ہے؟

جواب:- حلالہ کی شرط پر نکاح کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور
 جس کے لئے حلالہ کیا گیا اس پر لعنت فرمائی۔ (مشکوٰۃ شریف)

سوال نمبر ۲۶:- حلالہ کی کیا صورت ہے کہ جس میں گناہ نہ ہو؟

جواب:- اگر نکاح میں حلالہ کی شرط نہ رکھی جائے تو گناہ نہیں مثلاً کوئی قابل اعتماد آدمی
 ہے اس کے سامنے ساری صورت حال بیان کر دی جائے تو وہ عورت سے عدت
 گزرنے کے بعد نکاح کر لے اور نکاح میں حلالہ کی شرط نہ رکھی جائے پھر وہ آدمی نکاح
 کے بعد جماع کر کے طلاق دیدے تو اس میں کوئی کراہت نہیں بلکہ اگر اچھی نیت ہے تو
 اجر کا مستحق ہے پھر پہلا شوہر عورت کی عدت گزرنے کے بعد اس سے نکاح
 کر لے۔ (بہار شریعت ۷۲/۸)

سوال نمبر ۲۷:- کیا ایک وقت میں تین طلاقیں دی جاسکتی ہیں؟

جواب:- ایک وقت میں تین طلاقیں دینا گناہ ہے۔ چنانچہ نسائی شریف میں حدیث
 ہے حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، کہ نبی کریم رؤف رحیم
 ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کے بارے میں ذکر کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو

تین طلاقیں اکٹھی دیدی تھیں تو نبی کریم رؤف رحیم ﷺ انتہائی جلال میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا کیا وہ شخص اللہ عز وجل کی کتاب کے ساتھ کھیلتا ہے حالانکہ میں ان کے درمیان موجود ہوں حتیٰ کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اُسے قتل کر دوں۔ (مشکوٰۃ ۲۸۴)

لہذا تین طلاقیں اکٹھی نہ دی جائیں کہ گناہ ہیں البتہ اگر کسی نے تین طلاقیں اکٹھی دے دیں تو یقیناً واقع ہو جائیں گی۔ جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث میں موجود ہے۔ اس مسئلے کی تفصیل کہ ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں تین ہوتی ہیں کتب علمائے اہلسنت میں موجود ہے نیز اس کے لئے دارالافتاء اہلسنت کنز الایمان مسجد بامری چوک (گرومندر) کراچی سے بھی تفصیلی مدلل فتویٰ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

سوال نمبر ۲۸:- کیا تین طلاقوں کے بعد خاندان کے بڑے لوگ صلح کروا سکتے ہیں اگر نہیں تو جو لوگ غیر مقلدین سے فتویٰ لیکر دوبارہ سابقہ بیوی کو گھر میں رکھ لیتے ہیں ان کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب:- جب تین طلاقوں کے بعد قرآن و حدیث کے فرامین سے عورت کا مرد پر حرام ہونا ثابت ہے تو خاندان کے بڑے یا غیر مقلدین ہرگز اللہ عز وجل کے حرام کو حلال نہیں کر سکتے۔ تین طلاقوں کے بعد بغیر حلالے کے بیوی رکھنا حرام ہے اور بے غیرتی ہے۔ اور ایسی عورت سے مرد کا جماع کرنا حرام و زنا ہے۔ اور اس زنا کے گناہ میں مرد و عورت، خاندان کے صلح کرانے والے لوگ اور غیر مقلد سب شامل ہیں۔ اور اس بے غیرتی میں سب شریک ہیں۔ اور یہ ایسا زنا ہوگا جو ساری زندگی ہوتا رہے

گا۔ کہ جب وہ مرد و عورت میاں بیوی نہیں تو ان کا جب بھی میاں بیوی والا تعلق ہوگا وہ زنا ہی ہوگا۔ اور ہر مرتبہ سب افراد گناہ میں شریک ہوں گے۔ لہذا ضروری ہے کہ جب بھی عورت کو طلاق دیں تو ایک طلاق دیں اور پھر چھوڑ دیں حتیٰ کہ عدت گزر جائے تاکہ اگر بعد میں صلح کا ارادہ بنے تو بغیر حلالہ کے صلح ہو سکے۔

سوال نمبر ۲۹:- جو بغیر حلالہ کے سابقہ بیوی کو رکھے اس کے ساتھ رشتے داروں کو کیا سلوک کرنا چاہیے؟

جواب:- ایسے شخص سے رشتے داروں کو قطع تعلق کرنا چاہیے۔ اس سے لین دین، بات چیت اور شادی و غمی میں آنا جانا بند کر دیں۔ تاکہ وہ مجبور ہو کر اس زنا کاری سے باز آ جائے۔ حکم خداوندی ہے وَ اِمَّا يُنَسِيْنَكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ ”ترجمہ کنز الایمان: اور اگر شیطان تجھے بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (الانعام ۷۸/۷۸)

سوال نمبر ۳۰:- طلاق دینے کا شرعی طریقہ کیا ہے؟

جواب:- طلاق دینے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ بیوی کو ان پاکی کے دنوں میں جن میں عورت سے جماع نہ کیا ہو ایک طلاق دی جائے اور چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ عدت کے دن گزر جائیں اور اس سے کم اچھا طریقہ متعدد صورتوں پر مشتمل ہے۔ (۱) جس عورت سے خلوت نہ ہوئی اس کو طلاق دی جائے اگر چہ حیض کے دنوں میں ہو۔ (۲) جس سے خلوت ہو چکی اس کو تین طہروں (پاکی کے دنوں میں) تین طلاقیں دی جائیں ہر طلاق ایک طہر میں واقع ہو اور کسی طہر میں عورت سے

جماع نہ کیا ہو اور نہ ہی حیض کے دنوں میں عورت سے جماع کیا ہو (۳) وہ عورت جسے حیض نہیں آتا مثلاً نابالغہ یا حاملہ یا حیض نہ آنے کی مدت کو پہنچی ہوئی عورت ان سب کو تین مہینوں میں تین طلاقیں دیں اگرچہ جماع کرنے کے بعد یہ سب صورتیں بھی جائز ہیں ان میں کچھ کراہت نہیں۔ اور اس کے علاوہ حیض میں طلاق دینا یا ایک ہی طہر (پاکی کے دنوں) میں تین طلاقیں دینا یا جس طہر میں عورت سے جماع کیا اس میں طلاق دینا یا طلاق طہر میں دی مگر اس سے پہلے جو حیض گزرا اس میں عورت سے جماع کیا تھا یا پہلے والے حیض میں طلاق دی تھی یا یہ سب باتیں نہیں مگر طہر میں طلاق بائن دی تھی یعنی وہ طلاق جس میں بغیر نکاح کے رجوع نہیں ہو سکتا جس کی تفصیل (سوال نمبر ۲۱) کے جواب میں گزری ان سب صورتوں میں طلاق دینا بہت برا اور ممنوع ہے۔ مگر سب صورتوں میں طلاق ہو جائے گی۔ لہذا چاہیے کہ سب سے پہلا طریقہ اختیار کیا جائے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ایک طلاق شاید ہوتی ہی نہیں تین طلاقیں ہی صحیح طلاق ہوتی ہے۔ یہ بات درست نہیں جیسا کہ مذکورہ بالا تفصیل سے واضح ہو چکا۔

سوال نمبر ۳۱:- اگر شوہر نے طلاق لکھ کر دی یا طلاق کی تحریر پر دستخط کئے تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب:- جس طرح زبانی طلاق ہو جاتی ہے اسی طرح تحریری طلاق بھی ہو جاتی ہے بلکہ اس میں متعدد صورتیں ہیں (۱) خود طلاق کا مضمون تحریر کیا (۲) دوسرے کو مضمون تحریر کرنے کا کہا (۳) دوسرے نے اپنی طرف سے طلاق کا کاغذ لکھا شوہر

نے کاغذ پڑھ کر یا مفہوم جان کر رضا مندی کا اظہار کر دیا یا دستخط کر دیے (۴) پڑھوا کر تو نہیں سنا مگر یہ معلوم تھا کہ اس میں میری بیوی کو طلاق دی گئی ہے اس پر رضا مندی کر دی یا دستخط کر دیئے۔ ان تمام صورتوں میں رضا مندی کا اظہار کیا یا دستخط کئے یا انگوٹھا لگا یا طلاق واقع ہو جائے گی۔ اور تحریری طلاق میں لکھ دینے سے ہی یا لکھے ہوئے پر دستخط کرنے سے تھے تو دستخط کرتے ہی طلاق ہو جائے گی۔ وہ کاغذ عورت تک پہنچے یا نہ پہنچے۔ اور خواہ یہ خود یا کوئی اور وہ کاغذ پھاڑ دے۔ البتہ اگر تحریری طلاق کے الفاظ یہ ہوں ”میرا یہ خط جب تجھے پہنچے تو تجھے طلاق ہے۔ تو عورت کو جب تحریر پہنچے گی اس وقت طلاق ہوگی۔ عورت چاہے پڑھے یا نہ پڑھے۔ اور اگر اُسے تحریر پہنچی ہی نہیں مثلاً شوہر نے مذکورہ الفاظ تو لکھ دیے مگر وہ تحریر بھیجی نہیں یا پھاڑ دی یا راستے میں گم ہو گئی یا عورت کے باپ یا بھائی یا کسی اور رشتے دار کو پہنچی اُس نے عورت تک پہنچنے سے پہلے ہی پھاڑ کر پھینک دی تو ان سب صورتوں میں طلاق نہ ہوگی۔ البتہ اگر یہ تحریر لڑکی کے باپ کو پہنچی اور اس نے وہ تحریر پھاڑ دی تو اگر لڑکی کے تمام کاموں میں باپ تصرف کرتا ہے اور وہ تحریر اُس شہر میں باپ کو ملی جہاں لڑکی رہتی ہے تو طلاق ہو گئی ورنہ نہیں۔

سوال نمبر ۳۲:- اگر مرد نے عورت کو تنہائی میں تین طلاقیں دیں اور اب انکار کرتا ہے تو عورت کیا کرے؟

جواب:- شوہر نے عورت کو تین طلاقیں دیں پھر انکار کرے اور عورت کے پاس گواہ نہ ہوں تو جس طرح ممکن ہو عورت اُس سے پیچھا چھڑائے مہر معاف کر کے یا اپنا

مال دے کر اس سے علیحدہ ہو جائے۔ غرض جس طرح بھی ممکن ہو اس سے کنارہ کشی کرے اور کسی طرح مرد نہ چھوڑے تو عورت مجبور ہے۔ مگر ہر وقت اسی فکر میں رہے کہ جس طرح ممکن ہو رہائی حاصل کرے اور پوری کوشش اس کی کرے کہ صحبت نہ کرنے پائے۔ یہ حکم نہیں کہ خود کشی کر لے عورت جب ان باتوں پر عمل کرے گی تو معذور ہے اور شوہر بہر حال گناہگار ہے۔

سوال نمبر ۳۳:- عورت کو جب طلاق ہو جائے۔ تو وہ کیا کرے۔ کیا طلاق کے بعد بھی شوہر کے ذمہ عورت کے کچھ حقوق رہتے ہیں؟

جواب:- عورت کو جب طلاق ہو جائے تو وہ عدت گزارے گی اور شوہر کے ذمہ عدت کے دوران عورت کو رہائش اور خرچہ دینا لازم ہے۔ عورت اسی مکان میں عدت گزارے گی جس میں طلاق کے وقت شوہر کے ساتھ رہائش پذیر تھی۔ اگر کسی اور جگہ عورت گئی ہوئی تھی تو اطلاع ملتے ہی شوہر کے گھر پہنچ جائے۔

سوال نمبر ۳۴:- عورت عدت کیسے گزارے گی؟

جواب:- اگر عورت کو طلاق رجعی ہوئی ہے تو عورت عدت میں بناؤ سنگھار کرے جبکہ شوہر موجود ہو اور عورت کو اس کے رجوع کرنے کی امید ہو۔ اور اگر شوہر موجود نہیں یا عورت کو شوہر کے رجوع کرنے کی امید نہیں۔ تو زینت نہ کرے۔ اور شوہر کا رجوع کرنے کا ارادہ نہ ہو تو وہ بھی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ جائے اور جب عورت کے مکان میں جائے تو خبر دیدے یا کھٹکھا کر جائے یا اس طرح کہ عورت جوتے کی آواز سنے۔

اور اگر عورت طلاق بائن یا وفات کی عدت میں ہے تو اسے زینت کرنا حرام ہے۔ زینت نہ کرنے کا معنی یہ ہے۔ ہر قسم کے زیور سونے، چاندی، جواہر وغیرہا کے اور ہر قسم اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگر چہ سیاہ ہوں نہ پہنے۔ اور کپڑے اور بدن پر خوشبو نہ لگائے۔ نہ تیل استعمال کرے نہ کنگھی کرے نہ سیاہ سرمہ لگائے یوہیں سفید خوشبودار سرمہ بھی نہ لگائے۔ یونہی مہندی لگانا یا زعفران یا کسم یا گیرو کے رنگے ہوئے کپڑے یا سرخ کپڑے پہننا یہ سب ممنوع ہیں۔ البتہ سردرد کی وجہ سے سر میں تیل لگا سکتی ہے اور موٹے دندانوں کی کنگھی بھی کر سکتی ہے اور آنکھوں میں درد کی وجہ سے بقدر ضرورت سرمہ بھی لگا سکتی ہے۔ یعنی اگر رات کو سرمہ لگانا کفایت کرے تو رات ہی کو لگانے کی اجازت ہے۔ دن میں نہیں اور سفید سرمہ سے ضرورت پوری ہو جائے تو سیاہ سرمہ لگانا منع ہے۔ یونہی عدت میں چوڑیاں پہننا گلے میں ہار یا لاکٹ، کانوں میں یا ناک میں کانٹے بالیاں پہننا سب ممنوع ہے۔ (رد المحتار ۵/۲۱۹، ۲۱۷)

دورانِ عدت عورت گھر سے باہر بھی نہیں جاسکتی البتہ اگر وفات کی عدت میں ہو۔ اور کسب حلال کیلئے باہر جانا پڑے تو عورت دن کے وقت جاسکتی ہے جبکہ رات کا اکثر حصہ گھر میں گزارے اور یہ جانا بھی اس صورت میں ہے جب خرچے کے لئے رقم نہ ہو اگر بقدر کفایت رقم ہے تو باہر نکلنا ممنوع۔ جس مرض کا علاج گھر میں نہیں ہو سکتا اس کے لئے بھی باہر جاسکتی ہے۔ جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے اس کو چھوڑ نہیں سکتی۔ البتہ اگر شوہر یا مالکان مکان یا عدتِ وفات میں

شوہر کے ورثاء نکال دیں یا مالک مکان کرایہ مانگے اور کرایہ ہے نہیں یا جہاں مال، آبرو کو صحیح اندیشہ لاحق ہو۔ تو مکان بدل سکتی ہے۔ (ردالمحتار ۵/۲۲۳، ۲۲۵)

سوال نمبر ۳۵:- عورت کتنے دن عدت گزارے گی؟

جواب:- اگر شوہر فوت ہو گیا تو عورت ۴ مہینے ۱۰ دن عدت گزارے گی (البقرة ۲۳۴) اور اگر عورت حاملہ ہو تو عدت وفات بچہ جننا ہے ایک گھنٹے بعد جن دے یا ۹ مہینے بعد (الطلاق ۴) اور اگر شوہر نے عورت کو طلاق دی ہو تو اس میں متعدد صورتیں ہیں (۱) عورت حاملہ ہو بچہ جننا عدت ہے۔ (الطلاق ۲۸) (۲) عورت کو حیض آتا ہے تو مکمل تین حیضوں کا گزر جانا (البقرة ۲۲۸) اور اگر عورت کو حیض میں طلاق دی ہو تو اس حیض کا اعتبار نہیں، بلکہ اس کے بعد نئے سرے سے مکمل تین حیضوں کا گزرنا ضروری ہے، (۳) اگر عورت کو حیض آنا شروع ہی نہیں ہوا یا عورت اتنی عمر کی ہو چکی ہے کہ حیض آنا بند ہو گیا ہے۔ تو ان کی عدت تین مہینے ہے (الطلاق ۲۸) البتہ اگر لڑکی کو حیض نہیں آیا تھا اور وہ مہینے کے حساب سے عدت گزار رہی تھی۔ کہ حیض شروع ہو گیا تو اب تین حیض سے ہی عدت پوری کرے گی۔

وفات کی عدت تو عورت کو بہر صورت گزارنی ہوتی ہے عورت چھوٹی عمر کی ہو یا زیادہ عمر کی، شوہر سے خلوت ہوئی یا نہیں۔ البتہ طلاق کی عدت اسی صورت میں گزارنا پڑے گی۔ جب عورت سے مرد کی خلوت ہوئی ہو اگر مرد و عورت کی خلوت صحیحہ نہیں ہوئی تو عدت بھی نہیں بلکہ عورت طلاق کے فوراً بعد نکاح کر سکتی ہے۔

الحمد للہ! طلاق کے موضوع پر چند مسائل جمع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے اپنی بارگاہِ عزت میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے، عام عوام کے لیے فائدہ مند اور حصول علم کا ذریعہ اور راقم کیلئے مغفرت کا سبب بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

محمد قاسم العطاری عفی عنہ

۲۶ ربیع النور ۱۴۲۴ھ بمطابق ۲۹ مئی ۲۰۰۳ء

قرآن کریم اور حضور رسول پر عمل، بدعات و سیر سے اجتناب اور اعمال میں میانہ روی اپنانے کا درس
نیز اچھے اور برے اخلاق کی تعریفات، شرعی احکام، اسباب اور علاج کا بیان

﴿مجدد اعظم، سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے حواشی کے ساتھ﴾

الْجَدُّ يُقْبَلُ الْبَذْلُ يَتَشَرَّحُ الطَّرِيقَةُ الْحَمْدُ لِلَّهِ

ترجمہ نام

إصلاح أعمال

مُصَنَّف

عارف باللہ، تاج الامہ، علامہ عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی و دمشقی حنفی

علیہ رحمۃ اللہ القوی

الْمُتَوَفَّى ۱۱۴۳ھ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ تراجم کتب

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فکرِ مدینہ کی ترغیب پر مشتمل کتاب

مَنْهَاجُ الْعَارِفِينَ

ترجمہ بنام

شاہراہِ اولیاء

مَصْنُف:

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی
(المتوفی ۵۰۵ھ)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ تراجم کتب

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی